© rasailojaraid.com

انقلاب کے تشکیل کردہ نظام کو بہتر شکل میں چلا سکیں۔
ان کتابوں پر قیمت درج نہیں۔

ماہنامہ "محدث" لاہور
اشاعتِ خاص "جمہوریت یا اسلام"
ادارت: جناب حافظ عبد الرحمن مدنی
چندہ سالانہ: -/۱۵ روپے
دفتر: ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن لاہور

محدث ایک مفید دینی جریدہ ہے۔ مدیر دینی کاموں کا بڑا جذبہ رکھتے ہیں۔ اسی جذبے کے تحت انہوں نے اس اشاعتِ خاص میں کتاب، سنّت اور آثار سے یہ ثابت کیا ہے کہ جمہوری نظام غیر اسلامی ہے اور اسلام کی ہیئت سیاسیہ کے صرف دو اجزا ہیں:۔ امیر اور مجلس شوریٰ۔ ان مرتبوں کے لیے بھی انتخابات کا سسٹم غلط ہے۔ کوئی اور صورت ہونی چاہیے۔ امیر جیسے چاہے مجلس شوریٰ میں سے اور مشورہ چاہے تو اکثریت کا مانے، چاہے اقلیت کا۔ چاہے کسی کا نہ مانے۔ یہ خلاصہ میرے ناقص فہم میں آیا ہے۔

میں اپنے ایک صاحبِ علم دوست کا حریف بن کر بات کرنا پسند نہیں کرتا، مگر تبصرے کے طور پر فقط اتنی بات کہوں گا کہ ہمارے واجب الاحترام اصحابِ مسجد و مدرسہ کی اکثریت دین و شریعت کے کتابی علم کی جتنی ماہر ہے، کاش کہ وہ آنکھیں بند کر کے فتویٰ دینے کے مروجہ انداز کو چھوڑ کر بدلتے ہوئے احوال و ظروف، دورِ نو کے ادارات اور جدید طبقوں اور عوام کی ذہنی کیفیات کو بھی سامنے رکھ کر یہ سوچنے کی کوشش کریں کہ آج کس مشینری کے ذریعے اسلام کے اُصول و مقاصد کو بہتر طور پر حاصل کیا جا سکتا ہے اور اپنی ۸ کروڑ آبادی کو اور بیرونی دُنیا کو بھی کس طرح اطمینان دلایا جا سکتا ہے کہ ہم جو تجربہ کرنے چلے ہیں، وہ ملتِ اسلامیہ کے لیے، معاشرے کے عوام کے لیے اور مجموعی طور پر انسانیت کے لیے باعثِ افادہ و خیر ہے، اور اس سے کوئی ایسے خطرات وابستہ نہیں ہیں جو لوگوں کے ذہنوں میں عام طور پر گردش کرتے رہتے ہیں۔ پھر یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اپنے تعلیم یافتہ طبقوں اور عوام دونوں کو در کنار رکھ کر جبریت کی مدد کے بغیر کوئی اسلامی یا غیر اسلامی نظام نہیں چلایا جا سکتا۔ اور جبریت مسئلے کا کوئی دائمی حل نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہی وہ حقائق تھے، جن کو سامنے رکھ کر جنوری ۱۹۵۱ء میں ملک کے مغربی اور مشرقی حصّے کے ۳۱ ممتاز اور نامور علمانے اپنے گروہی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اسلامی دستور کے لیے ۲۲ متفقہ اصول طے کیے تھے۔ ایسے مکمل اجماع کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ آج اس درجے کے اتنے اہلِ علم حضرات کو تلاش کرنا مشکل ہے۔ کیا ان سب کا اجماعی فیصلہ باطل تھا؟ کیا اُن کے سامنے کتاب وسنّت کے وہ نصوص نظائر نہ تھے جو محدّث میں پیش کیے گئے ہیں؟ کیا اُن کے فیصلے کو اتنی زبردست قبولیت عام حاصل نہیں ہوئی تھی کہ ملک کے تمام علما نے بے چون وچرا اُن کی تائید کی تھی بلکہ خوشی منائی گئی تھی اور پھر ۱۹۵۶ء کے دستور کی اسلامی دفعات اُن کے نقطۂ نظر کے مطابق بنی تھیں۔

بہرحال اگر حافظ مدنی صاحب اس مسئلے پر از سرِ نو غور کریں تو بہتر۔ ورنہ وہ اپنی رائے پر، اور دوسرے اپنی آرا پر!

ہمارے نکاح

از ۔ ڈاکٹر زاہد حسین ہومیوپیتھ

پتہ : بالائی منزل، عنایت واچ کمپنی ریلوے روڈ۔ سیالکوٹ شہر

یہ پمفلٹ اصلاحِ معاشرہ کے جذبے سے لکھا گیا ہے اور غالباً مفت تقسیم کے لیے ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نکاح سے متعلقہ اُمور میں پھیلی ہوئی خرابیوں کے خلاف پُرزور تلقینِ اصلاح کی ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے ذہن میں خرابیٔ احوال کے متعلق بہت سے جذبات کا ایسا شدید دباؤ ہے کہ انہیں اپنے خیالات کو منظم ومرتب کر کے "چوٹے باریک" کی شکل میں لاتے ہوئے خاصی مشکل پیش آتی ہے۔ کچھ مقامات پر جزوی اختلاف بھی ہوا، مگر بہ حیثیت مجموعی مقصد خیر وخوبی ہے۔ بہتر ہوتا کہ ڈاکٹر صاحب کتاب وسنّت کی تلقینات کی روشنی میں گفتگو فرماتے۔

© rasailojaraid.com